وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

رہبرِ تجوید

الحاج قاری و مقری محمد صدیق صاحب فلاحی سانسرودی
صدر القراء دار العلوم فلاح دارین ترکیسر، سورت، گجرات

لجنة القراء
دار العلوم فلاح دارین ترکیسر، سورت، گجرات، پن کوڈ - ۳۹۴۱۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

رہبر تجوید

مصنفہ

الحاج الحافظ قاری محمد صدیق صاحب فلاحی سانسرودی

صدر القراء دار العلوم فلاح دارین ترکیسر، سورت، گجرات، الہند

ناشر

لجنۃ القراء

ترکیسر ضلع سورت گجرات ۳۹۴۱۷۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	رہبر تجوید	
مؤلف	:	قاری محمد صدیق صاحب فلاحی سانسرودی	
صفحات	:	۴۸	
باہتمام	:	لجنۃ القراء	
اشاعت بار اول	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)	
بار دوم	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)	
بار سوم	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)	
بار چہارم	:	تین ہزار (۳۰۰۰)	
بار پنجم	:	پانچ ہزار (۵۰۰۰)	محرم الحرام ۱۴۲۳ھ
بار ششم	:	پانچ ہزار (۵۰۰۰)	دسمبر ۲۰۰۵ء
بار ہفتم	:	پانچ ہزار (۵۰۰۰)	شوال ۱۴۳۲ھ ۲۰۱۱ء
بار ہشتم	:	پانچ ہزار (۵۰۰۰)	شعبان ۱۴۳۴ھ ۲۰۱۳ء

ملنے کا پتہ

قاری عبدالعزیز صاحب 98798 25967

قاری اسماعیل صاحب 98794 64947

فہرست مضامین

عناوین	صفحہ	عناوین	صفحہ
پیش لفظ	۴	اظہار ادغام اخفاء کی تعریف	۲۶
تمہید	۵	الف لام تعریف کا بیان	۲۷
ضروری ہدایات	۱۱	مد کا بیان	۲۷
مقدمہ	۱۲	ہائے ضمیر کا بیان	۳۱
استعاذہ و بسملہ کا بیان	۱۴	صفات کا بیان	۳۲
مخارج کا بیان	۱۵	صفات متضادہ کا بیان	۳۳
القاب حروف کا بیان	۱۹	صفات غیر متضادہ کا بیان	۳۶
پُر و باریک کا بیان	۲۰	ادغام کا بیان	۳۸
را کے قواعد	۲۱	وقف کا بیان	۴۰
میم ساکن کا بیان	۲۳	طلبہ کو سکتہ کی مشق کرائیں	۴۲
نون ساکن اور تنوین کا بیان	۲۴	فوائد متفرقہ	۴۳

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ بِالتَّرْتِیْلِ وَاَمَرَ بِہٖ ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً﴾ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَدّٰی کَمَا اُمِرَ فَرَتَّلَہٗ تَرْتِیْلاً وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ بَذَلُوْا جُھُوْدَھُمْ حَتّٰی بَلَّغُوْا اِلَیْنَا الْقُرْاٰنَ الْکَرِیْمَ تَرْتِیْلاً

امابعد! تجوید وقرأت سے معمولی دلچسپی کے نتیجہ میں اگر کہیں جانا ہوتا ہے تو وہاں کے صحت قرآن پاک کے حالات معلوم کرنے کی طلب رہتی ہے ایسا ہی ایک اتفاق پانولی کے صدر مدرس جناب مولانا محمد اسحٰق ٹو پیہ سے ملاقات کا ہوا، دوران گفتگو آپ نے ایک ایسے رسالہ کی ضرورت کا اظہار فرمایا جو ابتدائی قواعدِ تجوید پر مشتمل ہو نیز آسان ہونے کے ساتھ ساتھ بزبانِ اردو ہو، بزرگوں کے حسن ظن پر (جوکہ اساتذۂ فن خصوصاً استاذ محترم جناب قاری انیس احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی توجہات کا صدقہ ہے) اعتماد کرتے ہوئے مستعیناً باللہ اس کی ہمت کرلی، بحمد اللہ تعالیٰ یہ مختصر قواعد آپ کے ہاتھوں میں ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس مختصر کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور میرے، میرے والدین اور اساتذۂ کرام کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

فقط　　محتاج دعا: محمد صدیق سانسرودی

خادم شعبہ تجوید دار العلوم فلاح دارین ترکیسر ضلع سورت، گجرات

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی، اَمَّا بَعْدُ ! قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً﴾

☆......ترجمہ : اور اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن مجید کو ترتیل سے پڑھئے۔

مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں فقہاء امت نے قرآن مجید کو ترتیل سے پڑھنا فرض قرار دیا ہے اور بغیر فرض کے عمل عمل ہی نہیں، جیسے سجدہ یا رکوع چھوڑ دینے سے نماز ہی نہیں ہوتی ٹھیک اسی طرح بغیر ترتیل کے (جس کی تفسیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ''تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ '' سے فرمائی ہے) قرآن قرآن ہی نہیں، یہی وجہ ہے کہ ثواب کے وعدے جو تلاوتِ کلام پاک پہ ہیں وہ اُس قرآن پاک پہ ہیں جو ترتیل کے ساتھ ہو، بغیر اس کے بجائے ثواب خود قرآن مجید قاریٔ قرآن پر لعنت کرتا ہے، کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ''رُبَّ قَارِیٔ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ '' ترجمہ: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں جن پر خود قرآن لعنت کرتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ترتیل کے بغیر قرآن مجید پڑھتے ہیں جیسا کہ صاحب خلاصہ نے اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اِذَا اَخَلَّ بِمَبَانِیْہِ اَوْ بِمَعَانِیْہِ اَوْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِیْہِ

وَمِنْ جُمْلَةِ الْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ تَرْتِيْلُهٗ وَ تَجْوِيْدُهٗ ''یعنی جب کہ پڑھنے والا اس کے حروف معانی اور اس میں موجود احکام پر عمل کرنے میں خلل پیدا کرے اور من جملہ ان احکام کے قرآن مجید کو ترتیل و تجوید سے پڑھنا ہے، اور کیوں نہ ہو جب کہ حروف و حرکات کی تبدیلیوں سے معانی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض مرتبہ معانی میں اس قدر فساد پیدا ہوتا ہے کہ نماز تک کو بھی فاسد کر دیتا ہے جس کے متعلق کتب فقہ میں کافی تشریح موجود ہے اور اگر فساد نہ بھی ہو تو ثواب کی کمی سے انکار تو کیا ہی نہیں جا سکتا کیوں کہ جب وہ قرآن ہی نہیں تو ثواب چہ معنی دارد، جیسا کہ صاحب خلاصہ فرماتے ہیں: ''وَقَدْ نَقَصَتْ صَلٰوةُ مَنْ لَّمْ يُجَوِّدْ مِقْدَارَ النُّقْصَانِ بِمَا فِيْهِ '' اور اس شخص کی نماز اتنی مقدار میں ناقص ہوگی جتنی مقدار تلاوت میں ترتیل کا نقصان ہوگا، اور یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ ہر زبان کا مخصوص لب ولہجہ اور طریقۂ ادا ہوا کرتا ہے، بغیر اس کے زبان، زبان ہی نہیں رہتی اور ہر زبان کو اس کے طریق ادا کے خلاف بولنے سے معانی میں بگاڑ ہونا ظاہر ہے ویسے تو امور مذکورہ کی اہمیت ہر زبان میں مسلم ہے مگر عربی زبان کی اہمیت (خصوصاً مسلمانوں کے لئے جن کی عبادات میں بڑا دخل عربی زبان ہی کو ہے) کئی وجوہات سے مزید اہمیت کی حامل ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اس کے طرق اداء یعنی فن تجوید و قرأت سے خصوصی دلچسپی لی اور اس کے نوک و پلک تک ادا کے ساتھ ساتھ الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی جہد مسلسل فرمائی جس کے نتیجہ میں آج زبان کی صفائی ستھرائی

(یعنی تجوید وقرأت) کے عنوان سے مسلمانوں کے یہاں جتنے ذخائر موجود ہیں بالیقین دنیا کی کسی زبان والوں نے اپنی زبان کے لئے اتنی محنت کی نہ اتنی دلچسپی لی، چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ کوئی علاقائی اور لسانی مسئلہ نہیں بلکہ ایک مذہبی مسئلہ ہے اور مذہب ہر جگہ یکساں حیثیت رکھتا ہے لہٰذا قرآن مجید کے طرق ادا بھی سب کے لئے یکساں ہونا چاہئے کیف ما اتفق اپنے یہاں کے تلفظ وطرقِ ادا کے مطابق پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اہل لسان کے جو طرق ادا ہیں وہی اس باب میں معتبر ہوں گے چنانچہ وہ قرآن جو بغیر ترتیل کے ہو وہ قرآن ہی نہیں لہٰذا جیسے وہ مستحق اجر آخرت نہیں ویسے ہی وہ اجرتِ دنیاوی کا بھی مستحق نہیں جیسا کہ علامہ جزری رحمہ اللہ (جن سے حافظ ابن حجرؒ نے سند حدیث لی ہے) فرماتے ہیں: ''اِنَّ مَنِ اسۡتَاجَرَ شَخۡصًا لِیَقۡرِأَهُ الۡقُرۡاٰنَ فَاقۡرَأَهُ بِغَیۡرِ تَجۡوِیۡدٍ لَا یَسۡتَحِقُّ الۡاُجۡرَةَ '' ترجمہ: جس نے کسی شخص کو قرآن پڑھانے کے لئے اجرت پر رکھا اور اس نے بغیر تجوید کے پڑھایا تو اجرت کا مستحق نہ ہوگا، نیز علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بغیر تجوید کے پڑھے جانے والے قرآن پر کسی نے قسم کھا کر کہا کہ یہ قرآن نہیں ہے تو وہ قسم میں حانث نہ ہوگا، آپ کے الفاظ یہ ہیں ''وَمَنۡ حَلَفَ اَنَّ الۡقُرۡاٰنَ بِغَیۡرِ تَجۡوِیۡدٍ لَیۡسَ قُرۡاٰنًا لَمۡ یَحۡنُثۡ''

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں تجوید کی ضرورت بخوبی واضح ہو جاتی ہے جس سے کسی بھی پابند عقل ونقل کو انکار نہیں ہو سکتا، جب یہی بات ہے تو پھر قرآن مجید کوئی پڑھے چاہے بچہ ہو جو کل جوان ہوگا یا جوان ہو جو کل بوڑھا

ہوگا یا بوڑھا ہو جسے کل خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا ہوگا اور کہیں پڑھے نماز میں یا غیر نماز میں اور کسی غرض سے پڑھے چاہے محض تلاوتاً یا تعلیماً یا تعلماً، بہر حال قرآن مجید کو تجوید ہی سے پڑھنا ہوگا ورنہ بغیر تجوید کے قرآن پر قرآن کا اطلاق ہی نہ ہوگا جیسا کہ ماقبل کی بات سے معلوم ہوگیا، نیز ابتدا و بنیاد فن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب صدر سلطنتِ اسلامی کی توسیع کے بعد عرب و عجم کا اختلاط ہوا اور صاف ستھری ادائیں جن کا ''اِقْرَءُ وْا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ'' سے حکم فرمایا گیا تھا فتور پذیر ہونے لگیں تو علماء کرام کی جماعت کمر بستہ ہوئی اور اس کی حفاظت میں ہر ممکن سعی فرمائی یہاں تک کہ اس کو ایک مستقل فن کی شکل دی جس کو آج ''فن تجوید'' سے یاد کیا جاتا ہے، جب وجود فن کی غرض ہی یہ تھی کہ صحیح ادائیں سلامت رہیں اور اس زمانہ میں جس کو خیر القرون کہا گیا اس فن کی ضرورت محسوس کی گئی جس کے نتیجہ میں باقاعدہ فن وجود میں آیا تو اب جب کہ خیر القرون سے غایت درجہ بُعد نیز علوم عربیہ کی طرف سے عموماً اور خصوصاً علم تجوید سے بے توجہی و بے رغبتی کے صدقہ میں قرآن مجید کی وہ صحیح ادائیں جو لسان نبوت علیٰ صاحبہ الف الف تحیہ سے صادر ہوئی تھیں وہ کالعدم ہوکر رہ گئی ہیں تو اس حالت میں اس فن شریف کی ضرورت اور بڑھ جاتی ہے، رہ گیا بچوں کا مسئلہ جو کہ غیر مکلّف ہیں اور فی الحال احکام خداوندی کے مخاطب ہی نہیں، یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ہمیشہ غیر مکلّف نہ رہیں گے بلکہ ایک عمر اُن پر بھی آئے گی کہ وہ بھی

مکلّف ہوں گے اور مکلّف ہوتے ہی ان پر احکام خداوندی عائد ہوں گے، اور مکلّف ہونے کے بعد شرعاً ان کو اتنی مہلت نہیں کہ وہ قرآن مجید ٹھیک کرلیں نہ یہ تجوید کوئی تعویذ ہی ہے کہ گھول کر پلادی جائے اور جلد از جلد اس کے اثرات شروع ہو جائیں، لہٰذا ضرورت اس بات کی ہوگی کہ جس طرح اور احکام، وضو، غسل نماز اور روزہ وغیرہ کی تعلیم ضروری قرار دی جاتی ہے اسی قدر قرآن مجید کو صحیح وصاف پڑھنے پڑھانے کی ضرورت کا اعتراف کیا جائے ورنہ ہر بچہ بڑا ہو کر کسی بڑی درسگاہ میں نہیں پہنچتا بلکہ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اگر صحتِ قرآن کی طرف ان کے زمانۂ تعلیم میں توجہ نہ دی گئی تو وہ زندگی بھر خلافِ تجوید قرآن پڑھتے رہیں گے جس کے نقصانات اوپر لکھے جاچکے ہیں اور یہ تو مشاہدہ ہے کہ اس کے بعد قرآن مجید اسی طرح پڑھا جاتا ہے جیسا کہ غیر مکلّف ہونے کی حالت میں پڑھ لیا تھا اور پھر کسی سے اپنی اس کمی کے پورا کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

جب کہ علماء کرام نے یہاں تک لکھا ہے کہ جو شخص بِقَدْرِ مَاتَجُوْزُ بِهِ الصَّلٰوةُ قرآن پاک تجوید سے نہیں پڑھ سکتا وہ ہرگز متقی نہیں ہوسکتا اس وجہ سے کہ بغیر تجوید کے قرآن قرآن ہی نہیں اور بغیر قرآن کے نماز ہی نہیں اور جب نماز ہی نہ ہوئی تو عمارتِ تقویٰ کس پر اعتماد کئے ہوئے اٹھے گی، جب روزانہ کی پانچوں نمازیں ہی صحیح نہ ہوئیں جو کہ اساسِ تقویٰ ہے تو دعویٰ تقویٰ چہ معنی دارد!

وہ عبارت حسب ذیل ہے:

''قَالَ صَاحِبُ تَهْذِيْبِ الْقُرْاٰنِ قَدْ رَأَيْنَا بَعْضَ مَنْ لَّا يَقْدِرُ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قَدْرَ مَا تَجُوْزُ بِهِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَدْ يَتَصَدّٰى لِلتَّقْوٰى وَقَدْ هَدَمَ التَّقْوٰى مِنْ اَسَاسِهَا وَ يَتَوَرَّعُ عَنِ الشُّبُهَاتِ وَيُفْسِدُ الصَّلٰوةَ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرّٰتٍ وَ يَتَّخِذُ وِرْدًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ يُرِيْدُ اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِالسَّيِّئَاتِ''

قابل صد مبارک باد ہیں وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے تجوید کی ضرورت کو منکشف فرمایا جس کی وجہ سے وہ لوگ قوم کے نونہالوں کے دل و دماغ میں (جو کہ صاف سلیٹ کی حیثیت رکھتے ہیں) صحیح ادائیں نقش کرنے کی سعی فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائیں اور سبھی مسلمانوں کو قرآن مجید تجوید سے پڑھنے پڑھانے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین، وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ وذریاتہ وعلیٰ من تبعہم باحسان الیٰ یوم الدین وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً،

قارئین کرام سے دلی دعا کی درخواست ہے۔

فقط

محتاج دعا : محمد صدیق سانسرودی

ضروری ہدایات

☆...... [۱] رسالہ میں تقریباً دو سالہ نصاب یکجا ہے، سالِ اول نون ساکن تک اور سال دوم میں مابقیہ کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔

☆...... [۲] قواعد صحیح اداؤں کے لئے ذریعہ ہیں اصل مقصود صحت اداء ہے، لہٰذا محض قواعد از بر کرانے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا جبکہ ان پر عمل نہ ہو۔

☆...... [۳] وقتاً فوقتاً اربابِ فن سے بچوں کی صحت ادا کی تصدیق کراتے رہنا اور ان کے مشوروں پر عمل کرنا نہایت مفید ثابت ہوگا۔

☆...... [۴] بعض وہ غلطیاں ہیں جن میں ابتلاء عام ہے جس کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، من جملہ ان کے ''تا'' کی جگہ ''ٹا'' ''دال'' کی جگہ ''ڈال'' وہ ہمزہ جو بہ شکل ''الف'' لکھا جاتا ہے اس کو بے جھٹکے الف پڑھنا حروف مدہ کو بقدر ایک الف نہ کھینچنا، بے جا حرکات کو کھینچ کر حرف مد بنا دینا، حرکات کو معروف پڑھنے کے بجائے مجہول پڑھنا، وقف میں متحرک کو ساکن نہ کرنا، زبر کی تنوین کو الف سے نہ بدلنا، گول ''ۃ'' کو ہائے ساکنہ سے نہ بدلنا وغیرہ وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

س ۱ : تجوید کسے کہتے ہیں؟

ج : تجوید کے معنی لغت میں کسی کام کو عمدہ کرنا اور اصطلاح میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

س ۲ : علم تجوید کا موضوع کیا ہے؟

ج : حروف تہجی یعنی الف با تا الخ

س ۳ : علم تجوید کا فائدہ کیا ہے؟

ج : حصول سعادت دارین یعنی دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنا۔

س ۴ : علم تجوید کا مقصد کیا ہے؟

ج : قرآن شریف کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے بالکل مطابق پڑھنا۔

س ۵ : قرآن شریف کو تجوید سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج : قرآن شریف کو تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے اور علم تجوید کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔

س ۶ : باعتبار رفتار تلاوت کے کتنے طریقے ہیں؟

ج : تین: ترتیل، تدویر، حدر۔

ترتیل: قرآن شریف کو تجوید کے ساتھ اطمینان سے پڑھنا۔

حدر : قرآن شریف کو تجوید کے ساتھ جلدی جلدی پڑھنا۔

تدویر: قرآن شریف کو تجوید کے ساتھ دونوں کے درمیان پڑھنا۔

س ۷ : لحن کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج : لحن کے لغوی معنی غلطی، اور اصطلاح میں قرآن شریف کو آپؐ کے بتلائے ہوئے طریقے کے خلاف پڑھنا، اس کی دو قسمیں ہیں: لحن جلی، لحن خفی۔

س ۸ : لحن جلی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟
ج : لحن جلی وہ بڑی اور صاف غلطی ہے جس کو قاری اور غیر قاری دونوں سمجھ سکیں جیسے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا ۱ حرکات میں غلطی کرنا ۲ یا ساکن کو متحرک پڑھنا ۳ یا متحرک کو ساکن پڑھنا، یا کسی حرف کو گھٹانا ۴ یا بڑھانا ۵ لحن جلی حرام ہے۔

س ۹ : لحن خفی کے کیا معنی ہیں؟
ج : لحن خفی وہ چھوٹی اور پوشیدہ غلطی ہے جسے صرف ایک قاری ہی سمجھ سکے جیسے حرف کی صفات محسنہ میں غلطی کرنا یعنی پُر کی جگہ باریک اور باریک کی جگہ پُر پڑھنا، اور ادغام، اخفاء، غنہ، مدنہ کرنا، لحن خفی مکروہ ہے لہٰذا بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

---

۱ جیسے الحمد کی جگہ الھمد پڑھنا۔ ۲ اَنۡعَمۡتَ کی جگہ اَنۡعَمۡتُ
۳ جَعَلۡنَا کی جَعَلۡنَا ۴ لَمۡ یُوۡلَدۡ کی جگہ لَمۡ یُلَدۡ ۵ یُوۡسُفۡ کی جگہ یُوۡسُوۡف

استعاذہ وبسملہ کا بیان

س ۱ : استعاذہ کے کیا معنی ہیں اور حکم کیا ہے؟

ج : استعاذہ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے، قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔

س ۲ : استعاذہ کن الفاظ سے پڑھنا چاہیئے؟

ج : بہتر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے، اگر چہ اس کے علاوہ اور الفاظ سے استعاذہ جائز ہے۔[۱]

س ۳ : بسملہ کے کیا معنی ہیں اور حکم کیا ہے؟

ج : بسملہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے، سورۂ براءت کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں نہایت ضروری ہے، ہاں درمیان سورت[۲] میں اختیار ہے (چاہے پڑھے یا نہ پڑھے) مگر پڑھنا بہتر ہے۔

س ۴ : قرآن شریف کی تلاوت شروع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

ج : دو: اول ابتدائے قرأت ابتدائے سورت (دونوں کا شروع) جیسے اعوذ باللہ الخ بسم اللہ الخ الحمد للہ (دوم) ابتدائے قرأت درمیان سورت جیسے اعوذ باللہ الخ بسم اللہ الخ للہ ما فی السمٰوٰتِ

---

[۱] جیسے اعوذ باللّٰہِ من الشیطن الرجیم ، اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم ، اللھم انی اعوذبک من ابلیس وجنودہٖ

[۲] اِیَّاکَ نَعْبُدُ، لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

س۵ : ابتدائے قرأت ابتدائے سورت کی تینوں آیتوں کے پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج : چار، وصل کل، فصل کل، وصل اول فصل ثانی، فصل اول وصل ثانی، اور سب جائز ہیں۔ (چاروں طرح پڑھ سکتے ہیں)

س۶ : شروع قرأت درمیان سورت کی تینوں آیتوں کو پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج : وہی چار صورتیں ہیں جن میں سے فصل کل اور وصل اول فصل ثانی یہ دو جائز ہیں اور وصل کل، فصل اول وصل ثانی یہ دو غیر اولیٰ ہیں۔

س۷ : ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کرنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج : وہی چار، جس میں سے وصل اول فصل ثانی جائز نہیں، جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ باقی تینوں جائز ہیں۔

س۸ : وصل اول فصل ثانی ناجائز کیوں ہے؟

ج : اس صورت میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ بسم اللہ اوپر کی سورت کا جزء ہے۔

مخارج کا بیان

س۱ : مخرج کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں؟

ج : مخرج کے معنی حرف کے نکلنے کی جگہ، پسندیدہ قول کے مطابق تمام حروف کے نکلنے کی سترہ جگہیں ہیں۔

س۲ : پہلا مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : پہلا مخرج جوف ہے اس سے الف (ا) واو (و) یائے مدہ نکلتے ہیں

س ۳ : دوسرا مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : اقصائے حلق، اس سے ہمزہ (ء) ہا (ہ) نکلتے ہیں۔

س ۴ : تیسرا مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : وسط حلق، اس سے عین (ع) حا (ح) نکلتے ہیں۔

س ۵ : چوتھا مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : ادنائے حلق، اس سے غین (غ) خا (خ) نکلتے ہیں۔

س ۶ : پانچواں مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : اعلائے اقصائے زبان اور اوپر کا تالو، اس سے ایک حرف قاف (ق) نکلتا ہے۔

س ۷ : چھٹا مخرج کیا ہے اور اس سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج : اسفل اقصائے لسان اور اوپر کا تالو، اس سے بھی ایک حرف کاف (ک) نکلتا ہے۔

س ۸ : ساتواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج : درمیان زبان درمیان تالو، اس سے تین حروف جیم (ج) شین (ش) اور یائے غیر مدہ [1] ادا ہوتے ہیں۔

---

[1] غیر مدہ اس لئے کہا کہ اگر یائے مدہ ہو تو اس کا مخرج منہ کا خالی حصہ ہے جو پہلے مخرج میں بیان ہوا۔

☆......**نوٹ** : آئندہ ان حرفوں کے مخارج کا بیان ہے جن کا تعلق دانتوں سے ہے اس لئے پہلے دانتوں کا مختصر تعارف مناسب ہے۔

☆......**فائدہ** : انسان کے منہ میں اکثر بتیس دانت ہوتے ہیں جن میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں اور اوپر کے دو دانتوں کو ثنایا علیا اور نیچے کے دو دانتوں کو ثنایا سفلیٰ کہتے ہیں، پھر ہر ثنایا کے بازو میں ایک ایک دانت رَباعی [1] کہلاتا ہے، پھر رباعی کے بازو میں ایک ایک دانت ناب کہلاتا ہے پھر ہر ناب [2] کے بازو میں ایک ایک دانت ضاحک [3] کہلاتا ہے، پھر ہر ضاحک کے بازو میں تین تین دانت طواحن کہلاتے ہیں، پھر سب کے اخیر میں ایک ایک دانت ہوتا ہے جس کو ناجذ [4] کہتے ہیں، ضواحک، طواحن اور نواجذ کو ڈاڑھ کہتے ہیں۔

دانتوں کو یاد رکھنے کے لئے یہ اشعار اچھے ہیں۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو	ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس	کہ کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ	نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

س ۹ : آٹھواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج : زبان کی کروٹ اور اوپر کے ڈاڑھوں کی جڑ، اس سے ضاد (ض) نکلتا ہے۔

س ۱۰ : نواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

---

[1] جمع رَباعیات　[2] جمع انیاب　[3] جمع ضواحک　[4] جمع نواجذ

ج : طرف زبان ہے کچھ حصہ کروٹ ایک ضاحک سے دوسرے ضاحک تک اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے اس سے لام (ل) نکلتا ہے۔

س ۱۱ : دسواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج : طرف زبان ایک ناب سے لے کر دوسرے ناب تک اوپر کے دانتون کے مسوڑھے، اس سے نون (ن) نکلتا ہے۔

س ۱۲ : گیارہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج : طرف زبان مع متصل پشت زبان ایک رباعی سے دوسری رباعی تک اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے، اس سے راء (ر) ادا ہوتی ہے۔

س ۱۳ : بارہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج : زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ، اس سے تا (ت) دال (د) طا (ط) ادا ہوتے ہیں۔

س ۱۴ : تیرہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج : زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے ثا (ث) ذال (ذ) ظا (ظ) ادا ہوتے ہیں۔

س ۱۵ : چودہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ کا کنارہ مع متصل ثنایا علیا کے، اس سے زا (ز) سین (س) صاد (ص) نکلتے ہیں۔

س ۱۶ : پندرہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج : ثنایا علیا کا کنارہ اور نیچے کے ہونٹ کا پیٹ، اس سے فا (ف) نکلتی ہے۔

س ۱۷ : سولہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج : دونوں ہونٹ ، اس سے با (ب) میم (م) واؤ غیر مدہ ادا ہوتے ہیں۔

س ۱۸ : سترہواں مخرج کیا ہے اور اس سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ج : خیشوم یعنی ناک کا بانسہ، اس سے غنہ کے حروف نکلتے ہیں۔

القاب حروف کا بیان

س ۱ : القاب حروف کے کیا معنی ہیں؟

ج : حروف کے تعارف کے لئے ان کے مخارج کی طرف منسوب کر کے کچھ نام تجویز کر لئے ہیں جن سے حرفوں کی پہچان میں اور مدد ملتی ہے۔

س ۲ : حروف جو فیہ مدہ کتنے اور کیا کیا ہیں؟

ج : حروف جو فیہ مدہ تین ہیں، الف مدہ، واؤ مدہ، یائے مدہ۔

س ۳ : حروف حلقیہ کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟

ج : حروف حلقیہ چھ ہیں ، ہمزہ (ء) ہا (ہ) عین (ع) حا (ح) غین (غ) خا (خ)

س ۴ : حروف لہاتیہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

ج : حروف لہاتیہ دو ہیں قاف (ق) اور کاف (ک)

س ۵ : حروف شجریہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج : حروف شجریہ تین ہیں، جیم (ج) شین (ش) یائے غیر مدہ۔

س ۶ : حروف حافیہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

ج : حرف حافیہ ایک ضاد (ض) ہے۔

س ۷ : حروف طرفیہ کتنے ہیں وہ کیا کیا ہیں؟

ج : حروف طرفیہ تین ہیں، لام (ل) نون (ن) را (ر)

س ۸ : حروف نِطعیہ کتنے ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

ج : حروف نِطعیہ تین ہیں، طا (ط) دال (د) تا (ت)

س ۹ : حروف لثویہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج : حروف لثویہ تین ہیں، ثا (ث) ذال (ذ) ظا (ظ)

س ۱۰ : حروف صفیریہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج : حروف صفیریہ تین ہیں، زا (ز) سین (س) صاد (ص)

س ۱۱ : حروف شفویہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج : حروف شفویہ چار ہیں با (ب) میم (م) فا (ف) واؤ غیر مدہ

☆...... اساتذۂ کرام سے گذارش ہے کہ طلبائے عزیز کو یائے مدہ غیر مدہ، واؤ مدہ غیرہ مدہ کے القاب کا فرق ذہن نشین کروائیں نیز یہ بھی بتلائیں کہ الف پر زبر، زیر، پیش یا جزم ہو تو وہ الف مدہ نہیں ہے بلکہ ہمزہ ہے۔

پُر و باریک کا بیان

س ۱ : حروف مستعلیہ کسے کہتے ہیں؟

ج : حروف مستعلیہ سات ہیں جو ہمیشہ پُر پڑھے جائیں گے جن کا مجموعہ یہ ہے ''خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ''

س ۲ : حروف مستفلہ کتنے ہیں؟

ج : حروف مستفلہ بائیس ہیں جو سب باریک پڑھے جائیں گے جن کا مجموعہ یہ ہے ''ثَبتَ عِزُّ مَنْ یُّجَوِّدُ حَرْفَهٗ اِذْ سَلَّ شَکَا''مگر الف، اللہ کا لام وراء کبھی پُر کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔

س ۳ : الف کے پُر و باریک ہونے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : الف سے پہلے پُر حرف ہو تو الف بھی پُر ہوگا جیسے ''قَالَ طَالَ'' اور اگر الف سے پہلے باریک حرف ہو تو باریک ہوگا جیسے ''زَالَ''

س ۴ : اللہ کے لام کے پُر و باریک کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : اللہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اللہ کا لام پُر ہوگا جیسے ''مِنَ اللّٰهِ'' ''عَلَیْهُ اللّٰه'' اور اگر زیر ہو تو باریک جیسے ''بِسْمِ اللّٰهِ''

را کے قواعد

س ۱ : را کی کتنی حالتیں ہیں؟

ج : را کی تین حالتیں ہیں، را متحرک، را ساکن، را مشدد۔

س ۲ : را متحرک کسے کہتے ہیں؟

ج : جس را پر زبر، زیر، پیش ہو اسے را متحرک کہتے ہیں۔

س ۳ : را کے پُر و باریک کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : را متحرک پر زبر یا پیش ہو تو را متحرک پُر ہوگی جیسے ''رَبُّکَ، رُبَمَا'' اور اگر را متحرک کے نیچے زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے ''رِجَالٌ''

س ۴ : را ساکن کسے کہتے ہیں؟ اور اس کو پُر و باریک پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : جس را پر سکون (جزم) ہو اس کو را ساکن کہتے ہیں، جب را ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے "بَرْقٌ ، یُرْزَقُوْنَ" اور اگر را ساکن سے پہلے زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے "ذَاكِرٌ" مگر را ساکن کو باریک پڑھنے کی کچھ شرطیں ہیں۔

س۵ : را ساکن کے باریک پڑھنے کی کتنی شرائط ہیں اور کیا کیا ہیں؟

ج : تین {۱} را ساکن سے پہلے زیر اصلی ہو (عارضی نہ ہو) تو باریک ہوگی جیسے "فِرْعَوْن" اور اگر زیر عارضی ہوگا تو را ساکن پُر ہوگی جیسے "اِرْجِعِیْ" {۲} را ساکن اور زیر دونوں ایک کلمہ میں ہو (الگ الگ نہ ہوں) تو باریک ہوگی جیسے "فِرْعَوْن ، وَاصْبِرْ" اور اگر الگ الگ کلمہ میں ہوں تو پُر ہوگی جیسے "اَمِ ارْتَابُوْا ، لِمَنِ ارْتَضٰی" {۳} را ساکن کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو باریک ہوگی جیسے "فِرْعَوْن" اور اگر ہو تو پُر ہوگی جیسے "اِرْصَاد ، مِرْصَاد ، قِرْطَاس ، فِرْقَة" اس قاعدہ کی یہی چار مثالیں قرآن شریف میں ہیں۔

س۶ : اگر را ساکن سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو تو را ساکن کیسے پڑھی جائیگی؟

ج : را ساکن سے پہلے بھی کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو را ساکن پُر ہوگی جیسے "وَالْعَصْر ، خُسْر" اور اگر زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے "ذِكْر ، حِجْر"

س۷ : را ساکن سے پہلے یا ساکن ہو تو را ساکن کیسی پڑھی جائے گی؟

ج : را ساکن سے پہلے یا ساکن ہو تو را ساکن ہمیشہ باریک پڑھی جائے گی جیسے ''خَبِیۡر، خَیۡر''

س۸ : را مشدد کیسے پڑھی جائے گی؟

ج : را مشدد پر زبر یا پیش ہو تو را مشدد پُر ہوگی جیسے ''اَلرَّحۡمٰن، فَفِرُّوۡا'' اور اگر را مشدد کے نیچے زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے ''شَرِّ''

س۹ : لفظ ''کُلُّ فِرۡقٍ'' کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : ''کُلُّ فِرۡقٍ'' کی را کو دونوں حالتوں میں (وقفاً وصلاً)[۱] پُر و باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں مگر باریک پڑھنا اولیٰ ہے۔

س۱۰ : ''مِصۡرَ'' اور ''قِطۡرِ'' کی را کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : ''مِصۡرَ'' اور ''قِطۡرِ'' کو وقفاً پُر و باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں مگر را کی اصلی حالت کا اعتبار کرتے ہوئے ''مِصۡر'' کی را کو پُر اور ''قِطۡر'' کی را کو باریک پڑھنا اولیٰ ہے۔

میم ساکن کا بیان

س۱ : میم ساکن کی کتنی حالتیں ہیں؟

ج : میم ساکن کی تین حالتیں ہیں {۱} ادغام {۲} اخفاء {۳} اظہار

س۲ : ادغام شفوی کا کیا قاعدہ ہے؟

---

[۱] وقفاً کی قید سے معلوم ہو گیا کہ وصلاً راء کی حرکت کے مطابق کوئی بھی ایک وجہ ہوگی، اگرچہ دونوں میں مذہب منصور ترقیق کا ہے۔ (شرح سبعہ ص ر ۲۴۳)

ج : میم ساکن کے بعد دوسری میم آئے تو میم ساکن کا ادغام ہوگا اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا جیسے ''اَمْ مَّن''

س ۳ : اخفاء شفوی کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : میم ساکن کے بعد با آئے تو اخفاء ہوگا اور اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا جیسے ''اَمْ بِهٖ''

س ۴ : اظہار شفوی کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آئے تو میم ساکن کا اظہار ہوگا اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں، اور غنہ نہ ہوگا جیسے ''اَلْحَمْدُ ، اَلَمْ تَرَ''

نون ساکن اور تنوین کا بیان

س ۱ : نون ساکن اور تنوین کی کتنی حالتیں ہیں؟

ج : نون ساکن اور تنوین کی چار حالتیں ہیں {۱} اظہار {۲} ادغام {۳} اخفاء {۴} قلب

س ۲ : نون ساکن اور تنوین کے اظہار کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کا اظہار ہوگا اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں جیسے ''اَنْعَمْتَ'' اور غنہ نہ ہوگا۔

س ۳ : نون ساکن اور تنوین کے ادغام کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف "یرملون" سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کا ادغام ہوگا۔

س ۴ : اس ادغام کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج : دو، {۱} ادغام بلاغنہ (تام) {۲} ادغام مع الغنہ (ناقص)، اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد لام، را میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام بلاغنہ ہوگا جیسے "مِنْ لَّدُنْهُ ، مِنْ رَّبِّهِمْ " اور باقی "یومن" کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام مع الغنہ ہوگا جیسے "مَنْ یَّقُوْلُ ، مِنْ وَّالٍ"

س ۵ : نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون، اور با کے علاوہ باقی پندرہ [۱] حروف میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کا اخفاء ہوگا اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں جیسے "کُنْتُمْ ، مِنْ قَبْلُ" اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔

س ٦ : نون ساکن اور تنوین کے قلب کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : نون ساکن اور تنوین کے بعد با آئے تو نون ساکن اور تنوین کا قلب مع الاخفاء ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء کے ساتھ پڑھا جائے گا، جیسے "مِنْ م بَعْدُ ، سَمِیْعٌ م بَصِیْرٌ" اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔

---

[۱] پندرہ حروف کا مجموعہ "سَتُجْزَ صَدَّکَ فَثِقْ ضَطَظَ شَذِ"

س ۷ : نون مشدد کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : جس نون پر تشدید ہو اس کو نون مشدد کہتے ہیں اور اس میں ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔

اظہار، ادغام، اخفاء کی تعریف کا بیان

س ۱ : اظہار کسے کہتے ہیں؟

ج : حرف کو بغیر تغیر [۱] کے بالکل اس طرح ادا کرنا جس طرح اس کی ذات اور صفات کا تقاضا ہے۔

س ۲ : ادغام کسے کہتے ہیں؟

ج : ساکن کو متحرک میں ملا کر اس طرح پڑھنا کہ زبان ایک ہی مرتبہ اٹھے مگر دیر دو حرفوں کی لگے۔

س ۳ : اخفاء کسے کہتے ہیں؟

ج : حرف مخفی کو اظہار و ادغام کے درمیان پڑھنا یعنی نہ مکمل اظہار ہو اور نہ مکمل ادغام۔ [۲]

---

[۱] قید ''بغیر تغیر'' کی وجہ سے اب صفات کے ساتھ لازمہ کی قید کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب صفات سے مراد صفت لازمہ ہی ہیں عارضہ نہیں۔ [۲] اخفاء کی ادائیگی کا طریقہ ہے کہ طرفِ زبان کو نون کے مخرج سے اتنا قریب کردو کہ لگنے کے قریب ہو جائے اور پھر غنہ خیشوم سے ادا کیا جائے، مگر زبان کو مکمل لگانے سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ اظہار ہو جائے گا اور بالکل علیحدہ بھی نہ رکھے ورنہ تولیدِ حرفِ مدہ ہو جائیگی۔

الف لام تعریف کا بیان

س ۱ : لام تعریف کی کتنی حالتیں ہیں؟

ج : لام تعریف کی دو حالتیں ہیں، {۱} اظہار قمریہ {۲} ادغام شمسیہ

س ۲ : اظہار قمریہ کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : لام تعریف کے بعد حروف قمریہ کے چودہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو لام تعریف کا اظہار قمریہ ہوگا جیسے ''اَلْحَمْدُ، اَلْقَارِعَۃُ''
حروف قمریہ یہ ہیں: ''اِبْغِ حَجَّکَ وَخَفْ عَقِیْمَۃً''

س ۳ : ادغام شمسیہ کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : لام تعریف کے بعد حروف شمسیہ کے چودہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو لام تعریف کا ادغام شمسیہ ہوگا جیسے ''اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِیْمُ''
حروف شمسیہ یہ ہیں: ''سَتَزِدُ ضَلَّ نَظَرٍ صَشَطٍ شَذٍ''

مد کا بیان

س ۱ : مد کسے کہتے ہیں؟

ج : حروف مدہ اور حروف لین میں آواز کے کھینچنے کو مد کہتے ہیں۔

س ۲ : حروف مدہ کتنے ہیں؟

ج : تین، الف مدہ، واؤ مدہ، یائے مدہ، الف مدہ: الف ساکن سے پہلے زبر ہو، واؤ مدہ: واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو، یائے مدہ: یا ساکن سے پہلے زیر ہو، جیسے ''نُوْحِیْھَا''

س ۳ : حروف لین کتنے ہیں؟

ج : دو، واوٗ لین، یائے لین، واوٗ ساکن سے پہلے زبر ہو، یائے ساکن سے پہلے زبر ہو، جیسے ''خَوْف ، صَیْف''

س ۴ : مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : مد کی دو قسمیں ہیں : {۱} مد اصلی {۲} مد فرعی

س ۵ : مد اصلی کی تعریف کیا ہے؟

ج : حرف مد کو اس کی ذات کے تقاضہ کے مطابق کھینچنا۔

س ۶ : مد اصلی کی پہچان کیا ہے؟

ج : حرف مد کے بعد نہ ہمزہ ہو نہ سکون ہو، جیسے ''مَـــالِک'' اس کی مقدار قصر یعنی ایک الف کے برابر کھینچنا ہے۔

س ۷ : مد فرعی کی تعریف کیا ہے؟

ج : حرف مد اور لین کو سبب کے موجود ہونے کے وقت اس کی مقدار کے مطابق کھینچنا۔

س ۸ : مد فرعی کی پہچان کیا ہے؟

ج : حرف مد کے بعد ہمزہ یا سکون ہو۔

س ۹ : مد کے سبب کتنے ہیں؟

ج : دو، {۱} ہمزہ {۲} سکون

س ۱۰ : مد فرعی کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : چار، {۱} مد متصل واجب {۲} مد منفصل جائز {۳} مد عارضی وقفی {۴} مد لازم

س ۱۱ : مدِ متصل کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟
ج : حرف مد اور ہمزہ دونوں حقیقتاً ایک کلمہ میں ہوں جیسے ''جَــآءَ ، سُــوٓءَ '' اس کی مقدار توسط یعنی دو الف ڈھائی الف چار الف ہے اور قصر یعنی ایک الف کے برابر مد بالکل جائز نہیں۔

س ۱۲ : مدِ منفصل کسے کہتے ہیں؟
ج : حرف مد اور ہمزہ دونوں الگ الگ کلمہ میں ہوں جیسے ''مَــآ اُنْزِلَ'' اور اس کی مقدار توسط یعنی دو الف ڈھائی الف تین الف ہے مگر قصر یعنی ایک الف کے برابر مد بھی جائز ہے۔

س ۱۳ : مد عارض کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟
ج : حرف مد کے بعد سکون عارض آئے جیسے ''الـرَّحِیْم'' اس کی مقدار میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں مگر طول اولیٰ ہے۔

س ۱۴ : مد لازم کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟
ج : حرف مد کے بعد سکون اصلی آئے اس کی مقدار صرف طول ہے یعنی پانچ الف ہے۔

س ۱۵ : مد لازم کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج : مد لازم کی چار قسمیں ہیں {۱} مد لازم کلمی مثقل {۲} مد لازم کلمی مخفف {۳} مد لازم حرفی مثقل {۴} مد لازم حرفی مخفف

س ۱۶ : مد لازم کلمی مثقل کسے کہتے ہیں اور اس کی کیا مقدار ہے؟
ج : حرف مد کے بعد سکون اصلی مشدد کلمۂ قرآن میں ہو جیسے ''دَآبَّـةٌ'' اس کی مقدار صرف طول ہے۔

س ۱۷ : مد لازم کلمی مخفف کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج : حرف مد کے بعد سکون اصلی مخفف (غیر مشدد) کلمۂ قرآن میں ہو جیسے ''آلْآنَ'' اس کی پورے قرآن مجید میں ایک ہی مثال ہے، اس کی مقدار صرف طول ہے۔

س ۱۸ : مد لازم حرفی مثقل کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج : حرف مد کے بعد سکون اصلی مشدد حروف مقطعات میں ہو جیسے ''الٓمّٓ'' (لام میں) اس کی مقدار صرف طول ہے۔

س ۱۹ : مد لازم حرفی مخفف کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج : حرف مد کے بعد سکون اصلی مخفف حروف مقطعات میں ہو جیسے ''نٓ'' اس کی مقدار صرف طول ہے۔

س ۲۰ : مد لین کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : دو، {۱} مد لین لازم {۲} مد لین عارض

س ۲۱ : مد لین لازم کسے کہتے ہیں اور کیا مقدار ہے؟

ج : حرف لین کے بعد سکون اصلی آئے، جیسے ''کٓھٰیٰعٓصٓ'' (عین میں) اس کی مقدار میں طول توسط، قصر تینوں جائز ہیں مگر طول اولیٰ ہے۔

س ۲۲ : مد لین عارض کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج : حرف لین کے بعد سکون عارض ہو جیسے ''خَوْف ، صَیْف'' اس کی مقدار میں قصر، توسط، طول تینوں جائز ہیں مگر قصر اولیٰ ہے۔

ہائے ضمیر کا بیان

س ۱ : ہائے ضمیر کسے کہتے ہیں؟

ج : واحد مذکر غائب کی ضمیر کو کہتے ہیں۔

س ۲ : صلہ کسے کہتے ہیں؟

ج : ضمہ کو اتنا کھینچنا کہ واؤ مدہ پیدا ہو، اور کسرہ کو اتنا کھینچنا کہ یائے مدہ پیدا ہو، اس کو صلہ کہتے ہیں۔

س ۳ : ہائے ضمیر کے صلہ کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : ہائے ضمیر کے دونوں طرف متحرک ہو تب ہی صلہ ہوگا جیسے ''اِنَّـهُ هُوَ'' ورنہ نہ ہوگا۔

س ۴ : کتنی صورتوں میں صلہ نہ ہوگا؟

ج : تین، {۱} ہائے ضمیر سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو جیسے ''فِيْـهِ هُدىً'' {۲} ہائے ضمیر کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جیسے ''اِنَّـهُ الْحَقُّ'' {۳} ہائے ضمیر کے دونوں طرف ساکن ہو جیسے ''مِنْـهُ الْمَاء'' تو ان تینوں صورتوں میں صلہ نہ ہوگا۔

س ۵ : کیا اس قاعدہ کے خلاف بھی کہیں ہوا ہے؟

ج : ہاں! روایت حفص رحمہ اللہ میں ''فِيْـهٖ مُهَانا''، اگرچہ ہاء ضمیر کے ماقبل ساکن ہے مگر پھر بھی روایت کی وجہ سے صلہ ہوگا۔

☆...... **فائدہ** : چونکہ قرآن کریم میں اب تو تمام ہائے ضمیر پر اعراب لگے ہوئے ہیں اس لئے ان کے قواعد کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں، باقی صلہ اور

عدمِ صلہ کا تعلق تلفظ سے ہے لہٰذا اس کے مختصر قواعد لکھے جاتے ہیں۔

☆......**نوٹ** : مبتدی طلباء کو جو عربیت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہائے ضمیر اور اصلی ہا کے درمیان فرق نہ کرسکتے ہوں یہ بتلانا چاہئے کہ جس ہائے ضمیر پر کھڑی زیر، یا اُلٹا پیش ہو وہاں صلہ کرے ورنہ نہیں۔

صفات کا بیان

س ۱ : صفت کسے کہتے ہیں؟

ج : صفت اس کیفیت کو کہتے ہیں جو حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرنے کے وقت پیش آتی ہے۔

س ۲ : صفات کی کتنی[1] قسمیں ہیں؟

ج : صفات کی اولاً دو قسمیں ہیں {۱} صفات لازمہ {۲} صفات عارضہ

س ۳ : صفات لازمہ کتنی ہیں؟

ج : سترہ ہیں، جن میں دس متضادہ اور سات غیر متضادہ ہیں۔

---

[1] چونکہ صفات کیفیت کا نام ہے جس کا سمجھنا مشکل ہے لہٰذا اگرچہ مخارج کے بعد ترتیب میں صفات لازمہ ہے مگر تجربہ یہ ہے کہ بالکل مبتدی طلبہ کو مخارج کے بعد صفات کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ترتیب میں اس بیان کو موٴخر کیا گیا ہے۔

صفات متضادہ کا بیان

س ۴ : صفات متضادہ کون کون سی ہیں؟

ج : {۱} جہر {۲} ہمس {۳} شدت {۴} رخاوت (توسط) {۵} استعلاء {۶} استفال {۷} اطباق {۸} انفتاح {۹} اصمات {۱۰} اذلاق

س ۵ : جہر کے معنی کیا ہیں اور یہ صفت کتنے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : جہر کے لغوی معنی بلندی اور اصطلاح میں حروف مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اتنی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ جس کی وجہ سے سانس بند ہو جائے اور آواز بھی بلند ہو اور یہ صفت انیس حروف میں پائی جاتی ہے "ظَلَّ قُوَّرُ بِضٍ اِذْ غَزَا جُنْدٌ مُّطِيْعٌ"

س ۶ : ہمس کے معنی کیا ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : ہمس کے لغوی معنی پستی اور اصطلاح میں حروف مہموسہ کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ جس کی بنا پر سانس جاری رہے اور آواز میں پستی ہو یہ صفت دس حروف میں پائی جاتی ہے "فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ"

س ۷ : شدت کے معنی کیا ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : شدت کے لغوی معنی سختی اور اصطلاح میں حروف شدیدہ کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں بہت قوت کے ساتھ ٹھہرے جس کی وجہ سے آواز میں سختی ہو اور آواز فوراً بند ہو جائے (مگر کاف وتا میں ہمس کی بنا پر بعد میں سانس جاری ہو جاتی ہے) یہ صفت آٹھ حروف میں پائی جاتی ہے، وہ حروف یہ ہیں ''اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ''

س ۸ : رخاوت کے معنی کیا ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : رخاوت کے لغوی معنی نرمی اور اصطلاح میں حروف رخوہ کے ادا کرتے وقت آواز انکے مخرج میں بہت نرمی کیساتھ ٹھہرے جس کی بنا پر آواز میں نرمی ہو اور آواز دیر تک جاری رہے یہ سولہ حروف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں ''شَخْصٌ سَاحِفٌ هَوَّزْ ثَيَّذْ ضَظَّغْ''

س ۹ : توسط کے معنی کیا ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : توسط کے لغوی معنی درمیان میں ہونا اور اصطلاح میں حروف متوسطہ کے ادا کرتے وقت آواز نہ تو بالکل بند ہو جائے اور نہ دیر تک جاری ہی رہے، یہ پانچ حروف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں ''لِنْ عُمَرْ''

س ۱۰ : استعلاء کے معنی کیا ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : استعلاء کے لغوی معنی بلندی طلب کرنا اور اصطلاح میں حروف مستعلیہ کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھتی ہے جس کی بنا پر یہ حروف پُر ہوتے ہیں یہ سات حروف میں پائی جاتی ہے ''خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ''

س ۱۱ : استفال کے معنی کیا ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : استفال کے لغوی معنی پستی طلب کرنا اور اصطلاح میں حروف مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی بنا پر یہ حروف باریک ہوتے ہیں اور یہ صفت بائیس حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ یہ ہے ''ثَبَتَ عِزٌّ مَنْ یُّجَوِّدُ حَرْفَهُ اِذْ سَلَّ شَكَا''

س ۱۲ : اطباق کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : اطباق کے لغوی معنی بند کرنا اور اصطلاح میں حروف مطبقہ کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھنے کے ساتھ ساتھ درمیان زبان تالو کو بند کر لیتی ہے جس کی بنا پر یہ حروف بہت پُر ہوتے ہیں، یہ چار حروف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں : صَادٌ ضَادٌ طَاءٌ ظَاءٌ

س ۱۳ : انفتاح کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : انفتاح کے لغوی معنی کھلا ہونا اور اصطلاح میں حروف منفتحہ کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان تالو سے جدا رہنا جس کی بنا پر یہ حروف باریک رہتے ہیں یہ صفت پچیس حروف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں ''مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَهُ شُرْبُ غَيْثٍ''

س ۱۴ : اصمات کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : اصمات کے لغوی معنی منع کرنا اور اصطلاح میں حروف مصمتہ اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہوتے ہیں، یہ صفت تیئیس حروف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں ''جُزْ غَشَّ سَاخِطٍ صِدْ ثِقَةٍ اِذْ وَعِظَهُ يَحُضُّكَ''

س ۱۵ : ازلاق کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : ازلاق کے لغوی معنی پھسلنا اور اصطلاح میں حروف مذلقہ اپنے مخرج سے پھسلنے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ جلدی سے ادا ہوتے ہیں، اور یہ صفت چھ حروف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں ''فَرَّ مِنْ لُبِّ''

صفات غیر متضادہ کا بیان

س ۱ : صفات غیر متضادہ کون کون سی ہیں؟

ج : صفات غیر متضادہ سات ہیں: {۱} صفیر {۲} قلقلہ {۳} لین {۴} انحراف {۵} تکریر {۶} تفشی {۷} استطالت

س ۲ : صفیر کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : صفیر کے لغوی معنی سیٹی کے ہیں اور اصطلاح میں حروف صفیریہ کے ادا کرتے وقت آواز کا تیز مثل سیٹی کے نکلنا، اس کے تین حروف ہیں زا (ز) سین (س) صاد (ص)

س ۳ : قلقلہ کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : قلقلہ کے لغوی معنی حرکت اور مضبوطی سے ملنا اور اصطلاح میں حروف مقلقل کے ادا کرتے وقت زبان کا مخرج میں مضبوطی کے ساتھ ملنا جس کی وجہ سے حالت سکون میں اچانک علیحدہ ہونے کی بنا پر مخرج میں سختی کے ساتھ جنبش ہو اور لوٹتی ہوئی آواز سنائی دے اور اس کے پانچ حروف ہیں ''قُطُبُ جَدٍّ''

س ۴ : لین کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : لین کے لغوی معنی نرمی اور اصطلاح میں حروف لینیہ کو ان کے مخرج سے ایسی نرمی کے ساتھ نکالنا کہ اگر ان پر مد کرنا چاہے تو کر سکے اس کے دو حروف ہیں، واؤ ساکن، یائے ساکن، جب کہ ان کے ماقبل مفتوح ہو۔

س ۵ : انحراف کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : انحراف کے لغوی معنی پھر جانا اور اصطلاح میں حروف منحرفہ کو ادا کرتے وقت آواز کا ان کے مخرج سے پھر جانا (یعنی لام کے ادا کرتے وقت آواز ادنیٰ حافۂ لسان سے طرفِ لسان کی طرف، اور را میں طرفِ لسان سے پشتِ لسان کی طرف مائل ہوتی ہے) اس کے دو حروف ہیں، لام، را۔

س ۶ : تکریر کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج : تکریر کے لغوی معنی ایک شئی کو ایک مرتبہ یا اس سے زیادہ لوٹانا اور اصطلاح میں را کے ادا کرتے وقت طرف زبان میں ہلکا سا رعشہ پیدا ہو اور یہ صفت را میں پائی جاتی ہے۔

س۷ : تفشی کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟
ج : تفشی کے لغوی معنی پھیلنا اور اصطلاح میں شین (ش) کے ادا کرتے وقت آواز کا منہ میں پھیلنا، اسکا ایک حرف ہے (بڑا شین)
س۸ : استطالت کے کیا معنی ہیں اور کن حروف میں پائی جاتی ہے؟
ج : استطالت کے لغوی معنی درازی چاہنا اور اصطلاح میں حرف اپنے مخرج سے بتدریج ادا ہو (یعنی آواز شروع حافہ سے آخری حافہ تک دراز ہوتی ہے) اس کا ایک حرف ہے، ضاد (ض)

ادغام کا بیان

☆......**فائدہ** : ادغام کی تعریف صفحہ نمبر ۲۶ پر دیکھیں۔
س۱ : ادغام کی باعتبار محل کتنی قسمیں ہیں؟
ج : تین! {۱} ادغام مثلین {۲} ادغام متجانسین {۳} ادغام متقاربین
س۲ : ادغام مثلین کسے کہتے ہیں؟
ج : اگر ایک ہی حرف ایک ساتھ دو مرتبہ آئے اور پہلا حرف ساکن ہو تو ان کے ادغام کو ادغام مثلین کہتے ہیں اور یہ ادغام واجب ہے جیسے "اَمْ مَّنْ"
س۳ : ادغام متجانسین کسے کہتے ہیں؟

ج : ایسے دو حروف جمع ہوں جن کا مخرج ایک ہو اور صفت میں مختلف ہوں اور پہلا حرف ساکن ہو تو ان کے ادغام کو ادغام متجانسین کہتے ہیں جیسے ''قَدْ تَّبَیَّنَ'' اور یہ ادغام واجب ہے۔

س ۴ : ادغام متقاربین کسے کہتے ہیں؟

ج : ایسے دو حروف جمع ہوں جو مخرج یا صفت میں قریب ہوں اور پہلا ساکن ہو تو ان کے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں، جیسے ''اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ'' اور یہ ادغام جائز ہے۔

س ۵ : ادغام کی باعتبار کیفیت کتنی قسمیں ہیں؟

ج : دو قسمیں ہیں، {۱} تام {۲} ناقص

س ۶ : ادغام تام کسے کہتے ہیں؟

ج : پہلا حرف دوسرے حرف میں مکمل چھپ جائے (یعنی پہلے حرف کی کوئی صفت باقی نہ رہے) جیسے ''مِنْ لَّدُنْہُ''

س ۷ : ادغام ناقص کسے کہتے ہیں؟

ج : پہلے حرف کی کوئی صفت باقی رہے جیسے ''مَنْ یَّقُوْلُ، [۱] لَئِنْ بَسَطْتَّ'' [۲]

---

[۱] صفتِ غنہ باقی ہے۔ [۲] صفتِ اطباق باقی ہے۔

وقف کا بیان

س ۱ : وقف کے معنی کیا ہیں؟

ج : وقف کے معنی لغت میں ٹھہرنا اور اصطلاح میں کلمہ کے آخر پر سانس توڑ کر اتنی دیر ٹھہرنا کہ عادۃً سانس لیا جاسکے اور آگے پڑھنے کا ارادہ ہو۔

فائدہ : کلمہ کے آخری حرف (جس پر وقف ہوتا ہے) کو موقوف علیہ کہتے ہیں۔

س ۲ : وقف کی باعتبار کیفیت کتنی قسمیں ہیں؟

ج : چار ! {۱} وقف بالاسکان {۲} وقف بالاشمام {۳} وقف بالروم {۴} وقف بالابدال

س ۳ : وقف بالاسکان کسے کہتے ہیں؟

ج : حرف موقوف علیہ متحرک کو ساکن کر کے وقف کرنا جیسے ''اَلرَّحِیۡمِ'' سے ''اَلرَّحِیۡمۡ''

س ۴ : وقف بالاشمام کسے کہتے ہیں؟

ج : حرف موقوف علیہ مضموم [۱] کو ساکن کر کے ہونٹوں کو گول کر کے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا جیسے ''نستعینُ''

س ۵ : وقف بالروم کسے کہتے ہیں؟

ج : حرف موقوف علیہ مضموم ومکسور کی حرکت کو اتنا ہلکا اور ضعیف پڑھنا کہ قریب والا سن سکے جیسے ''الرحیمِ''

---

[۱] طلباء عزیز کو مفتوح، مضموم، مکسور کا تعارف کروا دینا چاہئے۔

س ٦ : وقف بالابدال کسے کہتے ہیں؟

ج : حرف موقوف علیہ پر زبر کی تنوین ہو تو اس کو الف سے بدل کر اور گول تا (ۃ) ہو تو اس کو ہائے ساکنہ (ہ) سے بدل کر وقف کرنا جیسے ''اَبَداً'' سے ''اَبَدَا'' ''مَغْفِرَةٌ'' سے ''مَغْفِرَہْ'' [1]

س ٧ : قرآن شریف میں وقف کہاں کرنا چاہئے؟

ج : عربی سے ناواقف کے لئے گول دائرے (آیات) وقف کرنے کی بہترین جگہیں ہیں۔

س ٨ : درمیان آیات میں وقف کرنے کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : اصولی طور پر محل اوقاف کی چار قسمیں ہیں! {١} متفق علیہ {٢} مختار علیہ {٣} مختلف فیہ {٤} ممنوع عنہ

س ٩ : اوقاف متفق علیہ کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں؟

ج : اوقاف متفق علیہ وہ اوقاف ہیں جن پر تمام ہی قراء کرام وقف کرتے ہوں اور وقف کرنے کو کہتے ہوں، وہ پانچ علامات یہ ہیں: {م} {ط} {ج} {ز} {ص} لہٰذا درمیان آیت وقف کرنے کے لئے یہ جگہیں مناسب ہیں۔

س ١٠ : اوقاف مختار علیہ کتنے ہیں اور کس کو کہتے ہیں؟

---

[1] وقف بالابدال اور وقف بالاسکان کی مشق کرانی چاہئے لیکن وقف بالابدال میں اس کا خیال رہے کہ تنوین کو الف سے بدلنے کے بعد الف کے مقدار بڑھنے نہ پائے۔

ج : اوقاف مختار علیہ وہ اوقاف ہیں جن کو تمام ہی قراء کرام مسنون، مستحب اور پسندیدہ کہتے ہوں، وہ چار ہیں، {۱} وقف النبی {۲} وقف جبرئیل {۳} وقف غفران {۴} وقف معانقہ، یہ سب قرآن کریم کے حاشیہ پر لکھے رہتے ہیں۔

س ۱۱ : وقف معانقہ کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

ج : قرآن مجید میں دو جگہ تین تین نقطے ہوتے ہیں یہ معانقہ کی علامت ہے اس پر دونوں میں سے کسی ایک جگہ پر وقف کرنا چاہئے دونوں جگہ وقف نہ کرنا چاہئے۔

س ۱۲ : اوقاف مختلف فیہ کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں؟

ج : یہ وہ اوقاف ہیں جہاں بعض قراء کرام وقف کرنے کو کہتے ہوں اور بعض وقف کو منع کرتے ہوں اور اس کی چار علامت قرآن شریف میں ہیں، {۱} ق {۲} قف {۳} صل {۴} صلے

س ۱۳ : اوقاف ممنوع عنہ کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں؟

ج : اوقاف ممنوع عنہ وہ اوقاف ہیں جہاں قراء کرام وقف کرنے کو منع فرماتے ہوں وہ دو ہیں، {۱} لا {۲} وقف کفران

اساتذۂ کرام طلبہ کو سکتہ کی مشق کرائیں

س ۱ : سکتہ کسے کہتے ہیں؟

ج : بلا سانس توڑے ہوئے تھوڑی دیر آواز بند کر دینا۔

س ۲ : قرآن مجید میں سکتے کتنی جگہ ہیں؟

ج : امام حفص رحمہ اللہ کی روایت میں سکتے چار جگہ ہیں {۱} ''عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا'' {۲} ''مِنْ مَرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا'' {۳} ''وَقِيْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ'' {۴} ''كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ''

س ۳ : ان سکتوں کا کیا حکم ہے؟

ج : یہ چار سکتے واجب ہیں جن کو چھوڑنا گناہ ہے۔

فوائد متفرقہ

☆...... [۱] قرآن کریم میں چند الفاظ ہیں {۱} لفظ ''اَنَا''[۱] پورے قرآن شریف میں کہیں آئے، {۲} سورۂ کہف میں ''لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ'' {۳} ''اَلظُّنُوْنَا'' {۴} ''اَلرَّسُوْلَا'' {۵} ''اَلسَّبِيْلَا'' ان سب کلمات میں الف ملا کر پڑھتے وقت (وصلاً) بالکل نہیں پڑھے جاتے جیسے ''لٰكِنَّ، اَلظُّنُوْنَ، اَلرَّسُوْلَ، اَلسَّبِيْلَ'' مگر جب ان کلمات پر وقف کیا جائے تو ان کے الفات لکھنے کے مطابق پڑھے جائیں گے۔

☆...... [۲] قرآن مجید میں چار کلمات ہیں جن میں صاد کے ساتھ سین بھی لکھا جاتا ہے اس کو اس طرح پڑھا جائے (پہلا سورۂ بقرہ میں ''يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ'' دوسرا سورۂ اعراف میں ''فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً'' ان دونوں

---

[۱] لفظ ''اَنَا'' کہنے سے ''جَعَلْنَا، فَعَلْنَا، قُلْنَا'' جیسے کلمات نکل گئے۔

جگہوں میں سین پڑھا جائے، تیسرا ''اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ'' اس میں دونوں صحیح ہیں، چوتھا سورۂ غاشیہ میں ''بِمُصَيْطِرٍ'' صاد پڑھا جائے گا۔

☆......[۳] کئی مواقع قرآن مجید میں ایسے ہیں کہ لکھا ہوا تو ہے ''لا'' اور پڑھا جاتا ہے ''ل'' پڑھتے وقت ان کا بہت خیال رکھو، ایک سورۂ آل عمران میں ''لَاْ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ'' دوسرا سورۂ توبہ میں ''وَلَاْ اَوْضَعُوْا'' تیسرا سورۂ نمل میں ''اَوْ لَاْ اَذْبَحَنَّهٗ'' چوتھا والصافات میں ''لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ'' پانچواں سورۂ حشر میں ''لَاْ اَنْتُمْ اَشَدُّ''

اسی طرح سورۂ آل عمران کے پندرہویں رکوع میں لکھا ہوا ہے ''اَفَائِنْ'' اور پڑھا جاتا ہے ''اَفَئِنْ'' اور چند کلمات میں لکھا ہوا ہوتا ہے ''ملائہ'' اور پڑھا جاتا ہے ''ملئہ'' اور سورۂ کہف کے چوتھے رکوع میں لکھا تو ہے ''لِشَائٍ'' اور پڑھا جاتا ہے ''لِشَيْءٍ'' اور بعض جگہ لکھا ہوتا ہے ''نَبَاْئِ'' اور پڑھا جاتا ہے ''نَبَئِ''

☆......[۴] سورۂ حجرات میں ''بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ'' آیا ہے تو اس میں ''اَلْاِسْم'' کے لام کے آگے پیچھے کے دونوں ہمزہ نہیں پڑھے جائیں گے اور لام پر زیر پڑھا جائے گا جیسے ''بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ'' جن کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔

☆......[۵] ''لَا تَاْمَنَّا'' سورۂ یوسف کے دوسرے رکوع میں ہے اصل

میں ''لَا تَـاْمَـنُنَـا'' دو نون ہیں، پہلا مضموم، دوسرا مفتوح، اس میں صرف اظہار، یا صرف ادغام بالکل جائز نہیں بلکہ اظہار مع الروم یا ادغام مع الاشمام کرنا ضروری ہے اور دوسرا آسان ہے۔

☆...... ٦ ''ءَ اَعْجَمِیٌّ'' جو سورۂ حٰمٓ سجدہ میں ہے تسہیل کرنا واجب ہے۔ ؎

☆...... ٧ ''لَئِنْ بَسَطْتَّ ، اَحَطْتُّ فَرَّطْتُّم'' میں صرف ادغام ناقص اور ''اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ'' میں تام اور ناقص دونوں جائز ہیں مگر تام اولیٰ ہے (تام وناقص کی تعریفات ان کی جگہ دیکھیں)

☆...... ٨ قرآن پاک میں ایک جگہ امالہ ہے، ''بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا'' اس کی را کو سویرے یا دورے کی یا کی طرح پڑھنا چاہئے۔

☆...... ٩ سورۂ دہر کے شروع میں ''سَلَاسِلَا'' یعنی دوسرے لام کے بعد بھی الف لکھا تو ہے مگر یہ پڑھا نہیں جاتا البتہ وقف کی حالت میں اس کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں طرح درست ہے اور پہلے لام کے بعد جو الف لکھا ہے وہ ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔

؎ اکثر تراویح میں حفاظ کرام سے تسہیل کے بجائے تحقیق ہی سننے میں آئی ہے جو بالکل ناجائز ہے لہٰذا ہمزہ اور الف کے درمیان ادا کرنا چاہئے جس کی بہت زیادہ مشق کسی ماہر سے کرنی ضروری ہے۔

☆...... ١٠ اور اسی طرح سورۂ دہر میں وسط کے قریب ''قـــواریـــرا قَوَارِیْرَا '' دو دفعہ ہے اور دونوں کے آخر میں الف لکھا ہے سو اُن کا قاعدہ یہ ہے کہ یہ دوسری جگہ تو کسی حال میں الف نہیں پڑھا جاتا خواہ وقف ہو یا نہ ہو اور پہلی جگہ اگر وقف کرو تو الف پڑھا جائے گا اور وقف نہ کرو تو الف نہ پڑھا جائے گا، اور زیادہ عادت یہ ہے کہ پہلی جگہ وقف کرتے ہیں دوسری جگہ نہیں کرتے ،تو اس صورت میں پہلی جگہ الف پڑھو دوسری جگہ مت پڑھو۔

تَـمَّتْ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ بِتَوْفِیْقِهٖ وَعَوْنِهٖ تَعَالٰی ، نَفَعَ بِهٖ الطَّالِبِیْنَ وَ نَجَحَ بِهِ الْمُجْتَهِدِیْنَ فِیْهَافِی الدَّارِیْنِ ، آمین

اَللّٰـــهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَ الْفِعْلِ وَ النِّیةِ ، آمین

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ،

تمت بحمد اللہ

مصنف کی مطبوعہ کتب

نمبر شمار	اسماء کتب
۱	المسيرة فی أصول القراء ات العشر وإجر ائها بطريق الطيبه
۲	فتح الرحمن فی شرح خلاصة البيان
۳	توضيع الوقف حاشيه جامع الوقف
۴	حاشیۂ الفوائد المحبیہ (جزءاول)
۵	رہبر تجوید
۶	قرآن کریم اور خوش الحانی
۷	القول الجميل فی مدالتاذين والتكبير
۸	فن تجوید وقرأت مکالمات کے آئینہ میں (اضافہ شدہ)

ناشر

LAJNAT UL QURRA

Darul Uloom Falah -E- Darain
Tadkeshwar Ta. Mandwi Dist. Surat
Mob. 98798 25967 98794 64947

لجنۃ القراء کی اہم مطبوعات

اسماء کتب	نمبر شمار
المسیرة فی أصول القراء ات العشر وإجر ائها بطریق الطیبه	۱
فتح الرحمن فی شرح خلاصة البیان	۲
توضیع الوقف حاشیه جامع الوقف	۳
حاشیۂ الفوائد المحسبیہ (جزءاول)	۴
رہبر تجوید	۵
قرآن کریم اور خوش الحانی	۶
القول الجمیل فی مدالتاذین والتکبیر	۷
فن تجوید وقرأت مکالمات کے آئینہ میں (اضافہ شدہ)	۸
توضیح المرام و کاشف الابهام	۹

LAJNAT UL QURRA

Darul Uloom Falah -E- Darain

Tadkeshwar Ta. Mandwi Dist. Surat

Mob. 98798 25967 98794 64947

لجنة القراء کی اہم مطبوعات

نمبر شمار	اسماء کتب
۱	المسیرة فی اصول القراءات العشر واجرائها بطریق الطیبه
۲	فتح الرحمٰن فی شرح خلاصة البیان
۳	توضیح الوقف حاشیه جامع الوقف
۴	حاشیه الفوائد المحبیه (جزء اول)
۵	رہبر تجوید
۶	قرآن کریم اور خوش الحانی
۷	القول الجمیل فی مد التاذین و التکبیر
۸	فن تجوید وقرأت مکالمات کے آئینہ میں (اضافہ شدہ)
۹	توضیح المرام و کاشف الابهام
۱۰	خطبہ استقبالیہ (گجرات میں تجوید وقرأت کی خدمات)
۱۱	مقالہ بعنوان: تجوید وقرأت کے اسباب زوال اور نشأۃ ثانیہ

LAJNAT UL QURRA

Darul Uloom Falah -E- Darain
Tadkeshwar Ta. Mandwi Dist. Surat
Mob. 98798 25967   98794 64947